سوال

عشاء کی نماز کے فورا بعد تراویح پڑھنا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان میں) ایک مرتبہ نصف شب کے وقت مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں نماز تراویح پڑھی۔ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے۔ صبح ہوئی تو انھوں نے اس کا چرچا کیا، چنانچہ دوسری رات لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہوگئے اور آپ کے ہمراہ نماز (تراویح) پڑھی دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز (تراویح) ادا کی۔ جب چوتھی رات آئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد نمازیوں سے عاجز آگئی یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے آپ باہر تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ تمھارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا نماز شب فرض ہوجائے، پھر تم اسے ادا نہ کرسکو۔'' رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ **(صحیح البخاري، صلاۃ التراویح: 2012)**

مندرجہ بالاحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پہلی رات تراویح کی جماعت آدھی رات کے وقت کروائی تھی۔

نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے جس کو لوگ عَتَمَہ کہتے ہیں فراغت کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک رکعت پڑھتے۔ جب موذن صبح کی نماز کی اذان کہہ کر خاموش ہوجاتا آپ ﷺ کے سامنے صبح واضح ہوجاتی۔ اور موذن آپ ﷺ کے پاس آجاتا تو آپ ﷺ اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے پھر اپنے داہنے پہلو کے بل لیٹ جاتے حتیٰ کہ موذن آپ ﷺ کے پاس اقامت (کی اطلاع دینے) کے لئے آجاتا۔ **(صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرہا: 736)**

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

01- فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

02- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03- فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ